

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 16 مارچ 1954

ہمت لال ہری لال مہتا

بنام

دی سٹیٹ آف مدھیہ پردیش و دیگر اراں۔

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھرجی، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

آئین ہند آرٹیکل 19(1)(g)، 226، 286(1)(a)۔ وسطی صوبے اور بیرار سیزل ٹیکس ایکٹ (ایکٹ XXI، سال 1947)، جیسا کہ ایکٹ XVI، سال 1949 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔ دفعہ 2(g) کی وضاحت II - آیا آئین سے متصادم ہے ٹیکس وصول کرنے کے لیے ایکٹ کی زبردستی مشینری استعمال کرنے کی دھمکی۔ آیا آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

حکم ہوا کہ، (i) مرکزی صوبوں اور بیرار سیزل ٹیکس ایکٹ (ایکٹ XXI، سال 1947) کے دفعہ 2(g) کی وضاحت II جیسا کہ مرکزی صوبوں اور بیرار ایکٹ (ایکٹ XVI، سال 1949) کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، ریاستی قانون سازی کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

(ii) ریاست کی طرف سے قانون کے اختیار کے بغیر مشخص الیہ سے ٹیکس وصول کرنے کی دھمکی آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت اس کے بنیادی حق کی کافی خلاف ورزی ہے اور اسے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت راحت حاصل کرنے کا حق دیتا ہے۔ متنازعہ قانون، جس میں مشخص الیہ کو اس کی طرف سے فراہم کردہ راحت حاصل کرنے سے پہلے پورا ٹیکس جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، کو مناسب متبادل دادرسی فراہم کرنے کے لیے نہیں کہا جاسکتا۔

ریاست بمبئی بنام یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ۔ [1953] ایس۔ سی۔ آر۔ 1069؛ ریلی
انویسٹمنٹ کمپنی بنام کونسل میں گورنر جنرل (ایل آر 74 آئی اے 50)؛ محمد یاسین بنام دی ٹاؤن ایریا
کمپنی۔ [1952] ایس سی آر 572) کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 20، سال 1952۔

25 اپریل 1952 کے فیصلے اور حکم سے آئین ہند کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت اپیل،
ناگپور میں نظام عدلیہ لی عدالت عالیہ کی متفرق پیشین نمبر 1623، سال 1951 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے این پی انجینئر (آر ایس دبیر اور آئی این شراف، اس کے ساتھ)۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے مدھیہ پردیش کے ایڈوکیٹ جنرل ٹی ایل شیوڈے (ان کے ساتھ ٹی
پی نائک)۔

وی کے ٹی چاری، مدراس کے ایڈوکیٹ جنرل (وی وی راگھون، ان کے ساتھ) مداخلت
کار کے لیے۔

16.1954 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ مہاجن چیف جسٹس نے سنایا۔

یہ ناگپور میں نظام عدلیہ لی عدالت عالیہ کے 25 اپریل 1952 کے فیصلے کی اجازت سے اپیل
ہے، جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے مرکزی صوبوں اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کی کچھ کی
توضیحات اختیارات پر سوال اٹھاتے ہوئے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر درخواست کو
مسترد کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ ایک کمپنی C پراکھ اینڈ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ کی نمائندگی کرتا ہے، جو بھارتیہ کمپنیز
ایکٹ 1913 کے تحت اندراج شدہ کمپنی ہے، جس کا صدر دفتر بمبئی میں ہے، اور ریاست مدھیہ
پردیش میں کئی شاخیں ہیں۔ اپیل کنندہ کمپنی کا بنیادی کاروبار کپاس کا ہے۔ بمبئی میں اپیل کنندہ کا صدر

دفتر کئی ملوں اور افراد کو کپاس کی گٹھری فروخت کرتا ہے جو بمبئی میں ٹیکسٹائل کمشنر کے زیر انتظام نظام ہے، اور فروخت کا معاہدہ مکمل ہونے پر سامان کو جوڑ کر دبا کر کھمگوان اور ریاست مدھیہ پردیش کے دیگر مقامات سے بھیجا جاتا ہے اور دراصل بمبئی اور ریاست مدھیہ پردیش سے باہر ایسی دوسری جگہوں پر پہنچایا جاتا ہے جیسا کہ صدر دفتر کی ہدایت ہوتی ہے۔ کپاس کی گٹھریوں کو اپیل کنندہ کے حق میں بیمہ کے تحت ریل کے ذریعے بھیجا جاتا ہے، اور بمبئی میں قیمت کی ادائیگی کے خلاف ریلوے رسید کے ٹینڈر کے ذریعے خریدار کو پہنچایا جاتا ہے۔

سنٹرل پروونس اینڈ بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 (ایکٹ XXI، سال 1947) کے تحت، کپاس کو 11 اپریل 1949 کو سیلز ٹیکس کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا، اور اس تاریخ سے اپیل کنندہ نے اس کی طرف سے کی گئی خریداریوں کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنا شروع کر دیا، اور 31 دسمبر 1950 تک اسے ادا کرتا رہا۔ 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے، اپیل کنندہ نے اس سہ ماہی کے دوران کی گئی خریداریوں کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا، اس بات کا احساس کرتے ہوئے کہ اسے ریاست مدھیہ پردیش میں اس ٹیکس کی ادائیگی کے لیے قانونی طور پر ذمہ دار نہیں بنایا جاسکتا، مدھیہ پردیش میں کیے گئے یا کیے گئے لین دین اس ریاست کے اندر "فروخت" نہیں ہیں۔ اس خدشے کے پیش نظر کہ کمپنی کو قانون کے اختیار کے بغیر ٹیکس کی ادائیگی کی جاسکتی ہے، ناگپور کی نظام عدلیہ لی عدالت عالیہ میں ایک درخواست پیش کی گئی تھی جس میں ایک مناسب رٹ یا رٹ کی درخواستیں کی گئی تھی جو کمپنی کو اعتراض شدہ ایکٹ اور ریاست کے ذریعے اس کے نفاذ سے تحفظ فراہم کر سکتی ہے۔ یہ الزام لگایا گیا کہ وسطی صوبوں اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کی دفعہ 2 (g) کی وضاحت II، جیسا کہ ایکٹ XVI، سال 1949 کے ذریعے مزید ترمیم کی گئی تھی، غیر قانونی اور غیر قانونی تھی۔

یہ درخواست، ایک اور معاملے میں حوالہ کے ساتھ (متفرق دیوانی مقدمہ نمبر 258، سال 1951: اے آئی آر 1952 ناگپور 378)، کی سماعت ناگپور عدالت عالیہ کی ڈویژن بیچ نے کی اور یہ فیصلہ دیا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 2 (g) کی وضاحت قابل نفاذ نہیں ہے کیونکہ آئین کے تحت سیلز ٹیکس صرف اس ریاست میں وصول کیا جاسکتا ہے جہاں سامان کو استعمال کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ مزید یہ

قرار دیا گیا کہ وضاحت II جیسا کہ سی پی اینڈ بیر ایکٹ XVI، سال 1949 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جائز طور پر نافذ نہیں کی گئی تھی کیونکہ اس نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 107 کے مطابق گورنر جنرل کی منظوری حاصل کیے بغیر سامان کی فروخت کے قانون کے قواعد میں سخت تبدیلیاں کیں۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ کسی ریاست میں سامان کی محض پیداوار ٹیکس کو قابل ادائیگی بنانے کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ سامان کو کسی خاص معاہدے کے لیے مختص نہ کیا جائے، اور یہ کہ اس مرحلے پر ٹیکس عائد کرنا ایکسائز ٹیکس وصول کرنے کے مترادف ہو گا کہ سامان کی فروخت پر ٹیکس۔ ان نتائج کے باوجود عدالت عالیہ نے ایک رٹ جاری کرنے سے انکار کر دیا اور آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اس سے کی گئی درخواست کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ ایک حکم امتناعی صرف کسی اختیار کو کسی کام کو کرنے یا اس سے پرہیز کرنے پر مجبور کرنے کے لیے جاری کرتا ہے، کہ یہ شاذ و نادر ہی پیشگی ہے اور یقینی طور پر کبھی بھی اس بات کا معاملہ نہیں ہے جہاں اتھارٹی کی کارروائی درخواست گزار کی کسی کارروائی پر منحصر ہو اور موجودہ معاملے میں درخواست گزار نے اپنی واپسی بھی نہیں کی تھی اور اس سے ٹیکس کا کوئی مطالبہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس اپیل میں اپیل گزار کے فاضل وکیل شری نوشیروان انجینئر کی طرف سے یہ دلیل دی قابل کہ ایک غیر قانونی اور غیر منصفانہ نفاذ تجارت پر غیر قانونی پابندی کے طور پر کام کرتا ہے اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے، کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ اس کے آرٹیکل 286 کے ذریعے آئین نے اس بات کا تعین کرنے کے لیے فیصلہ کن عنصر بنایا ہے کہ کس ریاست کو اس طرح کی فروخت پر ٹیکس لگانے کا حق ہونا چاہیے، اور اس طرح "فروخت" کی تعریف کی وضاحت کی توضیحات کو غیر آئینی پائے جانے کے بعد، مدعا علیہ ریاست کو ایکٹ کے اس حصے کو نافذ کرنے سے روکنے کے لیے حکم امتناعی کی رٹ جاری کرنا چاہیے تھا۔

فاضل وکیل کے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس ایکٹ کی متعلقہ توضیحات کو تعین کیا جائے جسے عدالت عالیہ نے ریاستی قانون سازی کے اختیارات کو مخالف قرار دیا ہے۔ ایکٹ XXI، سال 1947 ان شرائط میں ایکٹ کے دفعہ 2 (g) میں "فروخت" کے بیان محاورہ کی وضاحت کرتا ہے:-

"سیل کا مطلب ہے نقد یا موخر ادائیگیوں یا دیگر قیمتی ادائیگی کے لیے سامان میں جائیداد کی منتقلی، بشمول معاہدے پر عمل درآمد کے دوران سامان میں جائیداد کی منتقلی، لیکن اس میں رہن، مفروضہ، معاوضہ یا عہد شامل نہیں ہے۔"

"وضاحت (I) - "قسط وار خرید یا ادائیگی کے دوسرے قسط کے نظام پر سامان کی منتقلی، اس بات کے باوجود کہ بیچنے والا کسی بھی سامان کو قیمت کی ادائیگی کے لیے ضمانت کے طور پر ملکیت رکھتا ہے، فروخت سمجھی جائے گی۔"

"وضاحت (II) - "بھارتیہ سیل آف گڈز ایکٹ 1930 میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود، کسی بھی سامان کی فروخت جو دراصل وسطی صوبوں اور بیرار میں اس وقت ہوتی ہے جب اس ایکٹ میں اس کے سلسلے میں فروخت کا معاہدہ کیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی فروخت کا مذکورہ معاہدہ کیا جاتا ہے، اس ایکٹ کے مقصد کے لیے وسطی صوبوں اور بیرار میں ہوا سمجھا جائے گا۔"

اس توضیحات میں وسطی صوبے اور بیرار ایکٹ XVI، سال 1949 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی جو 11 اپریل 1949 کو نافذ ہوا، جس کے ذریعے دفعہ 2 (g) کی وضاحت II میں مندرجہ ذیل ترمیم کی گئی تھی:-

وضاحت (II) - "بھارتیہ سیل آف گڈز ایکٹ 1930 میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود، کسی بھی سامان کی فروخت یا خریداری اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے اس صوبے میں ہوئی سمجھی جائے گی، جہاں کہیں بھی فروخت یا خریداری کا معاہدہ کیا گیا ہو۔"

(a) اگر سامان اصل میں اس صوبے میں اس وقت تھا جب اس کے سلسلے میں فروخت یا خریداری کا معاہدہ کیا گیا تھا، یا

(b) اگر معاہدہ تفصیل کے مطابق مستقبل کے سامان کی فروخت یا خریداری کے لیے تھا، تو، اگر سامان اصل میں اس صوبے میں اس کے سلسلے میں فروخت یا خریداری کا معاہدہ ہونے کے بعد کسی بھی وقت تیار کیا جاتا ہے یا پایا جاتا ہے۔

ایکٹ IV، سال 1951 کے ذریعے ایکٹ میں کچھ ترامیم کی گئیں جو یکم اپریل 1951 کو نافذ ہوئیں، لیکن یہ موجودہ تحقیقات سے متعلق نہیں ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ نئی وضاحت II ریاستی قانون سازی کے دائرہ اختیار کے مخالف ہے اور یہ کہ سامان کی محض پیداوار ٹیکس ادا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ سامان کو کسی خاص معاہدے کے لیے مختص نہ کیا جائے۔ اس نظریے کی درستگی پر اب ریاست بمبئی بنام یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ⁽¹⁾ میں اس عدالت کے اکثریتی فیصلے کی وجہ سے سوال نہیں اٹھایا جاسکتا، جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ آئین کا آرٹیکل 286(1)(a) اس کی وضاحت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور آرٹیکل 301 اور آرٹیکل 304 کی روشنی میں سمجھا جاتا ہے، تمام ریاستوں کے ذریعے بین ریاستی عناصر پر مشتمل فروخت یا خریداری پر ٹیکس لگانے سے منع کرتا ہے، سوائے اس ریاست کے جس میں سامان اس میں استعمال کے مقصد سے پہنچایا جاتا ہے اور یہ نظریہ کہ وضاحت ریاست کو محروم نہیں کرتی ہے۔ جس میں مال میں موجود جائیداد، اس کے ٹیکس لگانے کے اختیار سے گزرتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ ریاست جس میں سامان میں موجود جائیداد گزرتی ہے اور وہ ریاست جس میں سامان استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے، دونوں کو ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل ہے، درست نہیں ہے۔

ریاست کے فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے اس صورتحال میں، اور بہت مناسب طریقے سے، اس نکتے پر عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کو چیلنج نہیں کیا، اور تسلیم کیا کہ وضاحت واضح طور پر ریاستی قانون سازی کے مخالف تھی۔ تاہم انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریلی انویسٹمنٹ کمپنی بنام گورنر جنرل کو نسل⁽¹⁾ میں پریوی کو نسل کی طرف سے بیان کردہ اصول پر، ایکٹ کے ذریعے واضح طور پر فراہم کردہ مشینری کے استعمال کے علاوہ تشخیص پر سوال اٹھانے کا دائرہ اختیار، ادائیگی کی قانونی ذمہ داری سے مطابقت نہیں رکھتا، جو تشخیص کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ ایکٹ کے تحت سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری خود ایکٹ کی طرف سے پیدا کی گئی ایک خصوصی ذمہ داری ہے جو ایک ہی وقت میں ایک خاص اور خاص دائر سائی فراہم کرتی ہے جس کا سہارا لیا جانا چاہیے، اور اس لیے رٹ کے ذریعے دی گئی دائر سائی کو ایکٹ کی دفعات، خاص طور پر مالیاتی ایکٹ سے بچنے کے لیے استعمال

کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس معاملے میں حکم امتناعی کی رٹ جاری کرنے کے لیے مطلوبہ شرائط موجود نہیں تھیں اور یہ کہ کسی تعلیمی سوال کا فیصلہ کرنا آئین کے آرٹیکل 226 کے دائرہ کار اور مقصد کے اندر نہیں تھا۔

ہماری رائے میں، فاضل ایڈووکیٹ جنرل کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات اچھی طرح سے مبنی نہیں ہیں۔ یہ واضح ہے کہ ریاست نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ یقینی طور پر اپیل کنندہ کے خلاف ایکٹ کی تعزیراتی توضیحات کو لاگو کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتی ہے اگر وہ واپسی کرنے یا مطالبے کو پورا کرنے میں ناکام رہی اور اس طرح کے سنگین نتائج سے بچنے کے لیے قانون کے اختیار کے بغیر خطرہ ہے، اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی، حکم امتناعی کی رٹ کے ذریعے راحت واضح طور پر مناسب راحت تھا۔ محمد یاسین بنام دی ٹاؤن ایریا کمیٹی (2) میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ کاروبار پر لائسنس فیس نہ صرف لائسنس یافتہ کی جائیداد چھین لیتی ہے بلکہ اس کے کاروبار کو جاری رکھنے کے بنیادی حق پر پابندی کے طور پر بھی کام کرتی ہے اور اس لیے اگر لائسنس فیس کا نفاذ قانون کے اختیار کے بغیر ہے تو اسے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست کے ذریعے چیلنج کیا جاسکتا ہے، آرٹیکل 226 کے تحت بھی ایک حتمی۔ ان مشاہدات کا موجودہ معاملے کے حالات پر مناسب اطلاق ہوتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 2(g) کی وضاحت II کو غیر مجاز قرار دیے جانے کے بعد، مدھیہ پردیش میں اپیل کنندہ پر سیلز ٹیکس کا کوئی بھی نفاذ قانون کے اختیار کے بغیر ہے، اور یہ کہ ریاست کی طرف سے اپیل کنندہ سے اس کا ادراک کرنے کے لیے اعتراض شدہ ایکٹ کی زبردستی مشینری کا استعمال کر کے اتنا خطرہ ہونا آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت اس کے بنیادی حق کی کافی خلاف ورزی ہے اور یہ واضح طور پر آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت راحت کا حقدار تھا۔ یہ دلیل کہ چونکہ اعتراض شدہ ایکٹ کے تحت ایک دادرسائی اپیل گزار کے لیے دستیاب تھا، اسے آرٹیکل 226 کے تحت راحت سے محروم کر دیا گیا تھا، اس عدالت کے ریاست بمبئی بنام یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ (1) کے فیصلے سے مسترد ہو جاتا ہے، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ وہاں یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ اصول کہ عدالت مناسب متبادل دادرسائی دستیاب ہونے پر خصوصی رٹ جاری نہیں کرے گی، اس کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہو سکتا جب کوئی فریق اس الزام کے ساتھ عدالت میں آیا کہ اس کی بنیادی سختی کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور اس

نے آرٹیکل 226 کے تحت راحت طلب کی ہے۔ مزید برآں، ایکٹ کے ذریعے فراہم کردہ داد رسائی ایک مشکل اور بوجھل نوعیت کا ہے۔ اس سے پہلے کہ اپیل کنندہ اس سے فائدہ اٹھاسکے، اسے ٹیکس کی پوری رقم جمع کرانی ہوگی۔ اس طرح کی توضیحات کو شاید ہی مناسب متبادل داد رسائی کے طور پر بیان کیا جاسکے۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ ایکٹ کی دفعہ 2(g) کی وضاحت کے خلاف تھی، اس بنیاد پر درخواست کو مسترد کرنے میں غلطی کی تھی کہ وہ آئین کے آرٹیکل 226 کی توضیحات کے تحت راحت کا حقدار نہیں تھا۔ اس کے نتیجے میں ہم اخراجات کے ساتھ اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ایک مناسب رٹ جاری کرنے کی ہدایت کرتے ہیں جس میں پہلے مدعا علیہ کو وضاحت II کے تحت اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اپیل کنندہ پر ٹیکس عائد کرنے یا اس کے نفاذ کی اجازت دینے سے روکا جائے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔